67911 ـ عورت كے ليے نماز ميں تاخير كى جائز حد

سوال

كيا مسلمان عورت گھر ميں اذان عصر سے نصف گھنٹہ يا پندرہ منٹ قبل ظہر، يا مغرب كى اذان سے نصف گھنٹہ يا پندرہ منٹ قبل عصر، يا عشاء كى نماز سے نصف گھنٹہ يا پندرہ منٹ قبل مغرب، يا فجر كى اذان سے نصف گھنٹہ يا پندرہ منٹ قبل عشاء كى نماز ادا كرنے كى صورت ميں گنہگار ہو گى ؟
اگر جواب يہ ہو كہ ايسا كرنا جائز نہيں، تو نماز كى تاخير كے ليے جائز حد كيا ہے تا كہ گناہ نہ ہو ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

نماز ميں وقت سے تاخير كرنى جائز نہيں، كيونكہ فرمان بارى تعالى ہے:

يقينا مومنوں پر نماز بروقت ادا كرنا فرض كى گئى ہے النساء (103).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

اور پھر ان كے بعد ايسے ناخلف پيدا ہوئے جنہوں نے نماز ضائع كردى اور نفسانى خواہشات كے پيچھے پڑ گئے، چنانچہ وہ عنقريب جہنم ميں ڈاليں جائينگے مريم (59).

اور پھر شريعت اسلاميہ نے نمازوں كے اوقات بالتفصيل بيان كيے ہيں جيسا كہ درج ذيل حديث ميں بيان ہوا ہے:

عبد اللہ بن عمرو رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ظہر كا وقت اس وقت تك ہے جب تك عصر كا وقت نہ ہو جائے، اور اور عصر كا وقت سورج زرد ہونے تك ہے، اور مغرب كا وقت شفق سے سرخى كے غروب ہونے تك ہے، اور عشاء كا وقت نصف رات تك ہے، اور فجر كا وقت طلوع شمس تك ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (612).

سوال نمبر (9940) كے جواب ميں نماز پنجگانہ كے اوقات كا تفصيلى ذكر كيا گيا ہے، ذيل ميں ہم صرف ہر نماز كا

آخری وقت ذکر کرتے ہیں:

نماز ظہر کا آخری وقت نماز عصر کا وقت شروع ہونے تک ہے.

اور نماز عصر کا آخری وقت سورج زرد ہونے تک ہے، لیکن مجبور اور مضطر شخص مثلا مریض وغیرہ کے لیے یہ غروب آفتاب تک پھیل جاتا ہے.

اور نماز مغرب کا آخری وقت شفق سے سرخی غائب ہونے تک ہے، اور یہ عشاء کا اول وقت ہے.

اور عشاء کی نماز کا آخری وقت آدھی رات تک ہے، لیکن طلوع فجر تک لمبا ہو سکتا ہے. (مضطر کے لیے)

اور نماز فجر کا آخری وقت طلوع آفتاب تک ہے.

چنانچہ اس وقت کے دوران کسی بھی وقت میں نماز ادا کرنا جائز ہے، چاہے اول وقت میں ادا کی جائے، یا وسط میں یا آخری وقت، لیکن کوئی بھی نماز اس کے آخری وقت سے بغیر کسی عذر مثلا نیند یا بھولنے کے نماز میں تاخیر کرنی جائز نہیں.

اور افضل یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے علاوہ باقی سب نمازیں اول وقت میں ادا کی جائیں، اس بنا پر نماز عصر سے نصف گھنٹہ یا پندرہ منٹ قبل آپ کا نماز ظہر ادا کرنا صحیح اور جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن افضل اول وقت میں ہی ہے.

لیکن نماز عصر میں آپ کو سورج زرد ہونے سے قبل نماز ادا کرنا ضروری ہے، اور اسے گھنٹوں میں تحدید کرنا موسم کے اعتبار سے مختلف ہو گا کبھی پہلے اور کبھی بعد میں، ظاہر ہے کہ مغرب سے نصف گھنٹہ یا پندرہ منٹ قبل سورج زرد ہو چکا ہوتا ہے، تو اس صورت میں نماز عصر کا وقت نکل چکا ہوتا ہے.

اور عشاء کی نماز میں آپ کے لیے فجر سے نصف گھنٹہ یا پندرہ منٹ قبل تک تاخیر کرنی جائز نہیں؛ کیونکہ عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے، جیسا کہ حدیث میں بیان ہوا ہے.

اور اگر آپ آدھی رات کا حساب کرنا چاہیں تو غروب آفتاب سے لیکر طلوع فجر کے وقت کو شمار کریں تو ان دونوں کا نصف عشاء کی نماز کا آخری وقت ہو گا (اور یہی آدھی رات ہے) چنانچہ اگر پانچ بجے سورج غروب ہو اور فجر کی اذان (یعنی طلوع فجر) پانچ بجے تو رات گیارہ بجے آدھی رات ہو جائیگی.

افضل یہ ہے کہ نماز کی ادائیگی میں جلدی کي جائے، اور اول وقت میں نماز ادا کریں کیونکہ بخاری اور مسلم شریف کی حدیث میں ہے:

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا:

کونسا عمل اللہ تعالی کو زیادہ محبوب ہے ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" نماز وقت پر ادا کرنی.

راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: پھر کونسا عمل ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوك کرنا.

راوی کہتے ہیں: پھر کونسا عمل ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالی کی راہ میں جھاد کرنا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (496) صحیح مسلم حدیث نمبر (122).

واللہ اعلم .